احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 3 جولائی 2014ء 4 رمضان 1435 ہجری 3 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 151

اللہ نے رخصت دی ہے

ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر کے بعد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا آؤ ہمارے ساتھ کھانے میں شامل ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا مجھے تو روزہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مسافر کو اللہ تعالیٰ نے روزہ سے رخصت دی ہے اور آدھی نماز بھی معاف کردی ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الصوم باب الرخصة فی الافطار حدیث نمبر:649)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ لے تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گزرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے فمن کان منکم...... (البقرۃ:185) جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہی ایام میں روزے رکھے تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ:

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔ (ملفوظات جلد پنجم ص320)

صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہوسکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ تیری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی۔

خدا تعالیٰ نے دین (حق) میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ صدقات، حج، ...... دشمن کا ذبّ اور دَفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ (مومنوں) کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص322)

روحانی ترقی اور مجاہدہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدُوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 339)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

دین کی خدمت کیلئے آگے آؤ

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”یہ بڑے خطرات کے دن ہیں اس لئے سنبھلو اور اپنے نفسوں سے دنیا کی محبت کو سرد کر دو اور اپنے دین کی خدمت کے لئے آگے آؤ اور ان لوگوں کے علوم کے وارث بنو جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی محبت پائی تا تم آئندہ نسلوں کو سنبھال سکو۔ تم لوگ تھوڑے تھے اور تمہارے لئے تھوڑے مدرس کافی تھے مگر آئندہ آنے والی نسلوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور ان کے لئے بہت زیادہ مدرس درکار ہیں پس اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دو۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد دوم صفحہ 284)

ذہین اور مخلص نوجوان زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے خود کو پیش کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 6 جولائی 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی پرچی مورخہ 5 جولائی کو پرچی روم سے بنوالیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعلِ راہ

رمضان میں قرآن پڑھنے اور دعا کرنے کی تلقین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 31/اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

رمضان اور قرآن کی ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جبریل ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اسے دہراتے تھے۔ اس لئے بھی ان دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ اس کا ادراک پیدا ہو، اس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو، معرفت حاصل ہو۔ پھر آگے اس میں بیان ہوا ہے روزے کے بارہ میں کہ کیا کیا نصیحتیں ہیں اور کتنا رکھنا چاہئے اس بارہ میں گزشتہ خطبے میں سب بیان ہو چکا ہے۔

پھر اگلی آیت میں بیان فرمایا ہے کہ میرے بندوں سے کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہوں۔ دعا کے مضمون کے بارہ میں۔ دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ لیکن تمہیں اگر دعا کے طریقے اور سلیقے آتے ہوں تو مجھے قریب پاؤ گے۔ اس آیت کو روزوں کی فرضیت کی آیت کے ساتھ رکھا گیا ہے اور پھر اس سے اگلی آیت میں بھی رمضان کے بارہ میں احکام ہیں۔ تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تو اپنے سے مانگنے والوں کی باتیں سنتا ہوں۔ لیکن تمہارا بھی تو فرض بنتا ہے کہ جو میرے احکامات ہیں ان کو مانو۔ نیک باتوں پر عمل کرو، بری باتوں کو چھوڑو۔ یہ تو نہیں کہ صرف دنیاداری کی باتیں ہی کرتے رہو۔ کبھی مجھ سے میری محبت کا اظہار نہ ہو۔ جب کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو آجاؤ۔ گو ایسے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کسی مصیبت میں گرفتار دیکھ کر جب وہ پکارتے ہیں تو ان کی مدد کرتا ہے۔ لیکن جب وہ مصیبت سے نکلتے ہیں تو پھر وہی باغیانہ رویہ اپنا لیتے ہیں۔ تو یہ طریق تو دنیاوی تعلقات میں بھی نہیں چلتے۔ تو بہرحال خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے ان بندوں کے قریب ہوں۔ ان کی دعائیں سنتا ہوں جو میرے قریب ہیں، جن کو میری ذات سے تعلق ہے۔ صرف اپنے دنیاوی مقصد حاصل کروانے کے لئے ہی میرے پاس دوڑے نہیں چلے آتے۔ اب جبکہ تم میرے کہنے کے مطابق روزے رکھ رہے ہو، بہت سی برائیوں کو چھوڑ رہے ہو، نیکی کی تلقین کر رہے ہو، نمازوں میں باقاعدگی اختیار کر رہے ہو، نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دے رہے ہو تو میں بھی تمہاری دعاؤں کو سنتا ہوں، جواب دیتا ہوں۔ میں تو اس انتظار میں بیٹھا ہوں کہ میرا کوئی بندہ خالص ہو کر مجھے پکارے تو میں اس کی پکار کا جواب دوں۔ اب جبکہ تم خالص ہو کر مجھے پکار رہے ہو، مجھ پر کامل ایمان رکھتے ہو، میرے بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو، ان کا خیال رکھ رہے ہو، رمضان میں غریبوں کے روزے رکھوانے اور کھلوانے کا بھی اہتمام کر رہے ہو، توجہ دے رہے ہو، لڑائی جھگڑوں سے دور ہو، معاف کرنے میں پہل کرنے والے ہو، انتقام سے دور ہٹنے والے ہو، کیونکہ کامل ایمان کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر بھی کامل ایمان اور یقین ہو، اس لئے میری صفات کو ہر وقت ہمیشہ مدنظر رکھنے والے بھی ہو اور اپنی استعدادوں کے مطابق ان کو اپنانے والے ہو، تو اے میرے بندو! میں تمہارے قریب ہوں، تمہارے پاس ہوں، تمہاری دعاؤں کو سن رہا ہوں تمہیں اب کوئی غم اور فکر نہیں ہونا چاہئے اور رمضان کے مہینے میں تو میں اپنی رحمت کے دروازے وسیع کر دیتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل 19/اکتوبر 2004ء)

کہنا نہیں اسے کہ وہ زندہ نہیں رہا

بیمار رو رہے ہیں مسیحا نہیں رہا
انسانیت کا خادمِ اعلیٰ نہیں رہا

ہمدرد خون بہہ گیا ربوہ کی خاک پر
دکھیوں کے درد بانٹنے والا نہیں رہا

ممکن نہیں ہے بہتے ہوئے اشک تھامنا
اب اختیار دل پہ ہمارا نہیں رہا

پیارے خدا نے چن لیا تازہ حسین پھول
دنیا میں اب وہ آنکھ کا تارا نہیں رہا

وہ زندہ جاوداں ہے ملائک کی گود میں
کہنا نہیں اسے کہ وہ زندہ نہیں رہا

کیوں ڈالتے ہو ہاتھ کلیجوں کو ظالمو
کیوں تم کو کوئی خوف خدا کا نہیں رہا

ظالم دلوں پہ لگ گئی ہے مہرِ بے حسی
اب کوئی سننے دیکھنے والا نہیں رہا

پتھر سی ہو گئی ہیں زبانیں ہر ایک کی
بستی میں کوئی بولنے والا نہیں رہا

اپنا سب احتجاج ہے مولا ترے حضور
ترے سوا کوئی بھی سہارا نہیں رہا

آئے نہ اور کوئی بھی ایسی خبر کبھی
اب اور درد سہنے کا یارا نہیں رہا

ا۔ب۔ ناصر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

(5)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

واقفین نو کی کلاس میں طلباء کے سوال اور حضور انور کے مبسوط جواب اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

8 جون 2014ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

دو مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

ان میں سے ایک Mr. Stefan Hoesel ہیں جو کولون یونیورسٹی میں Educational Science میں Ph.D. کررہے ہیں۔ انہیں اپنی تعلیم کے سلسلہ میں جماعت سے تعارف ہوا وہ اس وقت نوجوانوں کے نظریہ سے دنیا میں مذہب کی ضرورت پر تحقیق کر رہے ہیں۔ دوسرے Dr. Nils Koebel تھے جو مائنز یونیورسٹی میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ اپنی Post Doctoral ڈگری کررہے ہیں۔ یہ اپنی تحقیق مذہب میں اخلاقی اقدار کے بارہ میں کررہے ہیں۔

ایک بجکر پانچ منٹ پر ان دونوں احباب کی حضور انور سے ملاقات ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دوران گفتگو فرمایا:

بغیر مذہب کے اخلاقی اقدار کی کوئی اہمیت نہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو مبعوث فرماتا رہا ہے تا وہ ان اخلاقی اقدار کو زندہ رکھیں۔ اسی لئے تو مختلف لوگوں نے ایک ہی پیغام دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو اس زمانہ کا مسیح و مہدی بنا کر بھیجا تا حقیقی (دین) سے دور بھٹکے ہوئے (-) کی اصلاح کریں۔

Stefan صاحب نے اس بات کا اظہار کیا کہ اخلاق مذہب کے بغیر بھی ہوسکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہاں ہوسکتے ہیں مگر وہ بہت محدود ہوتے ہیں اور جو ہوتے ہیں وہ بھی بہر حال مذہب کے مرہون منت ہی ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور انور نے ماؤزے تنگ کی مثال دی کہ ایک پاکستانی منسٹر ان کو China میں ملا اور ان سے پوچھا کہ ایسے اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اقدار کس طرح اپنائی ہیں۔ کہاں سے یہ اخلاق لئے ہیں۔ ماؤزے تنگ نے یہ جواب دیا کہ واپس اپنے ملک جاؤ اور قرآن کریم کی تعلیم اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کرو تو اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اقدار کو اپنا سکو گے۔

حضور انور نے مہمان کے ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہودیت اور عیسائیت کی تعلیم بہت ملتی جلتی ہے لیکن پھر ان دونوں کے ماننے والوں میں بہت سے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اصل مشکل یہ ہے کہ تعلیم تو ہے مگر اس پر عمل نہیں۔ مثلاً انہیں یہ حکم ہے کہ جس نے ایک جان کو قتل کیا تو اس نے گویا سارے جہاں کو قتل کر ڈالا۔ مگر اس پر کون کہاں عمل کررہا ہے۔ یہی معاملہ (-) کے ہاں ہے۔ اسی لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ کو زندہ کرنے کے لئے بانی جماعت احمدیہ کو بھیجا اور آپ کے اس مشن کو آپ کے بعد بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جس کے بارہ میں مہمانوں نے بتایا کہ انہیں یہ کتاب ابتداء میں ہی دی گئی تھی اور اسے انہوں نے بیچ بیچ میں سے پڑھا بھی ہے۔ اس پر حضور انور نے انہیں پوری طرح پڑھنے کے لئے کہا۔

Dr. Nils Kobbel نے نہایت محبت کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا اور چاکلیٹ کا تحفہ پیش کیا جسے حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا اور شکریہ ادا کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان دونوں مہمانوں کو قلم عطا فرمائے۔ آخر پر دونوں مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

یہ ملاقات ایک بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔

یہ دونوں مہمان حضور انور سے ملاقات کے بعد انتہائی جذباتی تھے۔ خوشی سے ان کے چہرے تمتما رہے تھے اور بار بار اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ انہیں یقین نہیں کہ اتنی بڑی ہستی نے انہیں شرف ملاقات بخشا ہے اور بڑا وقت دیا ہے اور گفتگو کی ہے۔ انہوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔ ایک صاحب نے یہ تصویر پرنٹ کروا کر اپنے دفتر میں آویزاں بھی کرلی ہے۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا پروگرام جاری رہا۔ آج صبح کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 24 فیملیز کے 99 افراد اور اس کے علاوہ پچاس سنگل افراد یعنی کل 149 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کرکے یہاں پہنچی تھیں۔

Fulda، Usingen، Kranichstein، Marburg، Bad Nauheim، ویزبادن، منہائیم، Bensheim، ڈرامسٹڈ، Nidda، Klein Gerau، Eichworms، Oberusel، Riedstadt، Soest، Bielefeld، Wabern، Hanau، Hannover، رُسل ہائیم، Olpe، Mainz، Duren، Dreieich

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پچھلے پہر واقف نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاسز کا پروگرام تھا۔ ان کلاسز کا انعقاد بیت کے مردانہ ہال میں کیا گیا۔

کلاس واقفین نو

چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفین نو بچوں کی کلاس میں تشریف لائے۔

کلاس کا موضوع ’’ہستی باری تعالیٰ‘‘ رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزم دانیال احمد داؤد نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم طلحہ احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں پر مشتمل آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث عزیزم فہیم احمد نے پیش کی اور ساتھ ساتھ اس کا اردو ترجمہ عزیزم علی فراز نے پڑھ کر سنایا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا صفات کے تراجم میں سے بعض ایسے ہیں جن کی ان بچوں کو سمجھ ہی نہیں آسکتی۔ ان کو جرمن میں بتاتے تو زیادہ سمجھ آتی۔ اردو سکھانی ہے تو چھوٹی چھوٹی باتوں سے سکھائیں اور جو مشکل باتیں ہیں وہ ان کو ان کی زبان میں سکھائیں۔

بعد ازاں عزیزم محمود ادیب نے درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

’’آؤ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ علیم ہے کیونکہ میں ایک انسان ہونے کی وجہ سے علم کامل نہیں رکھتا لیکن خدا مجھے کہتا ہے کہ یہ چیز یوں ظاہر ہوگی اور پھر باوجود ہزاروں پردوں کے پیچھے مستور ہونے کے بالآخر وہ چیز اسی طرح ظاہر ہوتی ہے جس طرح خدا نے کہا تھا۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ قدیر ہے۔ کیونکہ میں بوجہ بشر ہونے کے قدرت کاملہ نہیں رکھتا لیکن خدا مجھے کہتا ہے کہ میں فلاں کام اس اس طرح پر کروں گا اور وہ کام انسانی طاقت سے اس طرح پر نہیں ہوسکتا اور اس کے رستہ میں ہزاروں روکیں حائل ہوتی ہیں مگر پھر بھی وہ اسی طرح ہوجاتا ہے جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ سمیع ہے اور اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ کیونکہ میں خدا سے ایسے کاموں کے متعلق دعا مانگتا ہوں جو ظاہر میں بالکل انہونے نظر آتے ہیں مگر خدا میری دعا سے ان کاموں کو پورا کردیتا ہے۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ نصیر ہے۔ کیونکہ جب اس کے نیک بندے چاروں طرف سے مصائب اور عداوت کی آگ میں گھر جاتے ہیں تو وہ اپنی نصرت سے خود ان کے لئے مخلصی کا رستہ کھولتا ہے۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔

میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ خالق ہے کیونکہ میں بوجہ بشر ہونے کے خلق کی طاقت نہیں رکھتا مگر وہ میرے ذریعہ اپنی خالقیت کے جلوے دکھاتا ہے جیسا کہ اس نے بغیر کسی مادہ کے اور بغیر کسی آلہ کے میرے کُرتے پر اپنی روشنائی کے چھینٹے ڈالے۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔

میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ مکلم ہے اور اپنے خاص بندوں سے محبت اور شفقت کا کلام کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے مجھ سے کیا۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ رب العالمین ہے اور کوئی چیز اس کی ربوبیت سے باہر نہیں۔ کیونکہ جب وہ کسی چیز کی ربوبیت کو چھوڑتا ہے تو پھر وہ چیز خواہ وہ کوئی ہو قائم نہیں رہ سکتی۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔

پھر میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ مالک ہے کیونکہ مخلوقات میں سے کوئی چیز اس کی حکم

عدولی نہیں کر سکتی اور وہ جس چیز پر جو بھی تصرف کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ پس آؤ کہ میں تمہیں آسمان پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں زمین پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں ہوا پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں پانیوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں پہاڑوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں قوموں پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں حکومتوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں دلوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں پس آؤ اور امتحان کرلو۔

(ہمارا خدا صفحہ 251)

بعدازاں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام ؎

مجھے دیکھ طالب منتظر، مجھے دیکھ شکل مجاز میں
جو خلوص دل کی رمق بھی ہے ترے ادعائے نیاز میں

عزیزم کاشف اقبال نے ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں شامل بچوں کی تعداد اور عمر کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری وقف نو نے عرض کیا جرمنی بھر سے بارہ تا پندرہ سال کی عمر کے تقریباً تین صد واقفین نو بچے اس کلاس میں شامل ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ جن کی جامعہ احمدیہ میں جانے کی خواہش ہے وہ ہاتھ کھڑا کریں تو اس پر بڑی تعداد میں بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے اور جامعہ احمدیہ میں جانے کے عزم کا اظہار کیا۔

تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ پوری کلاس چلی جائے گی تو پھر جامعہ والوں کو ایک اور بلاک کھولنا پڑے گا۔ اچھی بات ہے ماشاء اللہ، اپنے اس عزم کو قائم رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ جب سیکنڈری سکول کرلو، Gymnasium کے بعد Abitur کرلو تو کہہ دو کہ ہماری نیت بدل گئی ہے۔ اب ہمارا ارادہ ہے کہ ہم فلاں فیلڈ میں چلے جائیں اس لئے وقف کرنا ہے ساروں نے اور پھر جامعہ میں جانا ہے تو وقف کا مطلب ہے کہ پھر تم لوگوں کو جرمنی چھوڑ کر کہیں اور بھی جانا پڑے تو جانے کے لئے تیار ہو۔

اس پر طلباء نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم ہر جگہ جانے کے لئے تیار ہیں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ کیا Riel Schule کرنے کے بعد ہم جامعہ میں داخلہ لے سکتے ہیں کہ نہیں۔ یہ دسویں کلاس کے برابر ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دسویں کلاس کے بعد اگر تم کوالیفائی کرلو اور جامعہ نے داخلہ کا جو معیار رکھا ہوا ہے تم اس پر پورا اترتے ہو۔ اگر تمہاری اردو ٹھیک ہے۔ تمہیں قرآن شریف پڑھنا آتا ہے، تمہیں عربی آتی ہے تمہیں نماز آتی ہے تمہیں ترجمہ آتا ہے اور جامعہ کے ٹیسٹ کو الیفائی کر لیتے ہو تو ٹھیک ہے۔ لیکن یہاں والوں کو جرمن زبان بھی آنی چاہئے۔ اگر تم ابی ٹور (Abitur) وغیرہ کرلو تو جرمن زبان تمہاری اچھی ہو جاتی ہے اس لئے جامعہ والے ابی ٹور (Abitur) کو پریفر کرتے ہیں۔ لیکن اگر تم پڑھائی میں اچھے ہو تو دوسری زبانیں بھی تو سکھائی جاسکتی ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ جتنے ہاتھ کھڑے ہوئے ہیں یہ سارے مربی جرمنی کو دیئے جائیں۔ دوسرے ملکوں میں بھی جانے ہیں۔ ان کو فرنچ بھی سکھانی ہے اور فلیمش بھی سکھانی ہے اور انگلش بھی سکھانی ہے اور دوسری زبانیں بھی سکھانی ہیں۔ اس لئے اگر کوالیفائی کرلو تو جامعہ میں جاسکتے ہو۔

ایک واقف نو نے سوال کیا جب آدمی گھر کے اندر باجماعت نماز پڑھا رہا ہو اور اس کے پیچھے عورتیں ہوں تو پھر آدمی نے ہی کیوں تکبیر کہنی ہوتی ہے۔ عورت کیوں نہیں کہہ سکتی۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر مرد امام کے پیچھے صرف گھر کی عورتیں ہیں تو وہ تکبیر کہہ سکتی ہیں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ رمضان کے روزے رکھنے کی عمر کتنی ہوتی ہے یا کب سے روزے رکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اگر تو صحت مند جسم ہے تمہاری طرح کا تو تم روزے رکھ سکتے ہو۔ جب برداشت کر سکتے ہو تو رکھو لیکن یہ جو گرمیوں کے روزے ہیں لمبے ہوتے ہیں۔ ان میں طلباء کو احتیاط کرنی چاہئے۔ ہاں ایک دو روزے رکھ کر عادت ڈال لینی چاہئے۔ اگر برداشت کر سکتے ہو تو تھوڑے تھوڑے روزے رکھ کر عادت ڈال لینی چاہئے اور اگر امتحان وغیرہ ہو رہے ہیں تو ان میں بہرحال ایک بوجھ پڑ رہا ہوتا ہے اس لئے ان دنوں میں پھر نہ رکھو۔ لیکن جب تم جوان ہو گئے، سترہ، اٹھارہ سال کی عمر میں بالغ ہو گئے تو پھر تمہارے اوپر فرض بن ہی جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کوئی معین عمر تو کہیں نہیں لکھی ہوئی لیکن بہرحال عادت ڈال لینی چاہئے۔ بچپن میں، بالکل چھوٹی عمر میں بچوں کو نہیں کہنا چاہئے کہ روزہ رکھیں۔ بعض (-) کا یہ حال ہے کہ کم عمر بچوں کو روزہ رکھوا دیتے ہیں۔ لمبے دن ہوتے ہیں۔ بچہ پیاس سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ اس کو کمرے میں بند کر دیتے ہیں۔ اس طرح پاکستان میں کئی واقعات ہوتے ہیں کہ بند کر دیتے ہیں اور شام کو جب دروازہ کھولتے ہیں تو بچہ مرا پڑا ہوتا ہے تو یہ بھی ظلم ہے اس کی قطعاً اجازت نہیں۔ اس لئے جب تک تمہیں برداشت ہو رکھو۔ ایک آدھ روزہ رکھ سکتے ہو۔ جس دن موسم ٹھنڈا ہو اس دن رکھ لیا کرو۔ آجکل تمہاری عمر کسی بھی روزے کے فرض ہونے کی نہیں ہے۔

ایک واقف نو بچے نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرے کان کے چار آپریشن ہو چکے ہیں۔ بائیں کان سے سنتا ہوں، جو دایاں کان ہے یہ اب تک صحیح نہیں ہو سکا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ قرآن مجید میں سورۃ رحمٰن میں جن وانس کا ذکر ہے۔ انس سے مراد انسان اور جنوں سے مراد کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جنوں سے مراد بہت ساری چیزیں ہو سکتی ہیں۔ کوئی بھی چھپی ہوئی چیز جو ہے اسے جن کہتے ہیں۔ اس لئے حدیث میں بیکٹیریا کے لئے بھی جن کا لفظ استعمال ہوا ہے اور حدیث میں ذکر ہے اگر تمہیں باہر جنگل میں رفع حاجت کے بعد صفائی کرنی پڑے تو اگر کوئی ہڈی مل جائے تو اس کے ساتھ نہ کرو کیونکہ اس میں جراثیم ہوتے ہیں۔ چھپی ہوئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کی بجائے پتھر استعمال کرو۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح پہاڑوں میں چھپے ہوئے لوگوں کو بھی جن کہتے ہیں۔ بڑے لوگ جو دنیا میں سامنے نہیں آتے وہ بھی جن ہیں تو اس طرح بعض انسان، جن اس لحاظ سے بھی ہوتے ہیں کہ وہ عام انسانوں سے اپنے آپ کو ذرا اوپر سمجھتے ہیں تو اس طرح مختلف قسم کی کیٹگریز ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ہر چھپی ہوئی چیز یا اپنے آپ کو دوسرے سے علیحدہ رکھنے والے جو لوگ ہیں ان کے لئے جن کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا۔ جس دن آپ حضور بنے تھے۔ اس دن آپ کو کیسا محسوس ہو رہا تھا۔ یہ تو بڑی ذمہ داری ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تم اس دن کی ویڈیو دیکھ لینا۔ تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ کئی جگہ MTA والوں نے تصویریں لی ہوئی ہیں۔ ان کو کہنا کہ تمہیں دکھا دیں۔ تمہیں میری شکل نظر آجائے گی کہ کیسا لگ رہا تھا۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ خلافت سے پہلے حضور Riding کرتے تھے تو کیا اب بھی حضور کو Riding کے لئے وقت ملتا ہے۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا Riding تو میں پہلے بھی باقاعدہ نہیں کرتا تھا۔ ہاں جب میں پڑھتا تھا تو اس وقت Riding کیا کرتا تھا۔ لیکن اب تو وقت نہیں ملتا۔ لیکن کبھی کبھی دو چار مہینے بعد اسلام آباد میں جا کر وہاں Riding کرتے ہوئے دیکھ لیتا ہوں۔ اسلام آباد میں جماعت نے وہاں گھوڑے رکھے ہوئے ہیں۔ وہاں جامعہ کے لڑکے Riding کرنے جاتے ہیں۔ بچے، اطفال Riding کرتے ہیں تو کبھی کبھی جب موقع ملے تو جا کر دیکھ لیتا ہوں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ وقف نو کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وقف نو کا مطلب ہے نیا وقف۔ یعنی جو ایک نئی سکیم بچوں کو وقف کرنے کی نکلی ہے جس میں ماں باپ اپنے بچوں کو ان کی پیدائش سے پہلے وقف کر دیتے ہیں اور جب بچے بڑا ہو جائے۔ ہوش میں آجائے۔ پھر وہ دوبارہ بونڈ لکھے کہ میں اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتا ہوں۔ ایک وقف اولاد ہوتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہو گیا اس وقت دو چار چھ سال کا ہو گیا اس وقت ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے بچوں کو وقف کر دیں تو وہ وقف وقف اولاد میں شمار ہوتا ہے اور یہ پہلے سے ایک سکیم جاری ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ ہماری ایک (دینی) نمائش ہوئی تھی اس میں ایک عیسائی دوست نے ہم سے پوچھا تھا کہ سورۃ المائدہ میں خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ نے اپنی قوم کو یہ ہدایت دی تھی کہ آپ کی قوم آپ کی اور آپ کی ماں کی عبادت کریں۔ تو عیسائی بعد میں یہ کہتے ہیں کہ ہم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں کی عبادت کرتے ہی نہیں۔ جبکہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ کرتے ہیں تو اس طرح وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ نعوذ باللہ قرآن کریم غلط ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پہلے تو آیت نکالو اور آیت پڑھو اور ترجمہ پڑھو اور پھر سوال کرو۔ جب سوال قرآن کریم کی ایک آیت کے حوالہ سے کر رہے ہیں تو آیت پڑھ کے سوال کیا کرتے ہیں پھر اس کا ترجمہ کرتے ہیں تا کہ صحیح طرح سمجھ آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عبادت کیوں نہیں کرتے۔ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر بٹھایا ہوا مانتے ہیں کہ نہیں۔ یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ تین خدا ہیں۔ تین خدا مانتے ہیں، باپ، بیٹا اور روح القدس۔ جب تین خدا آگئے تو پھر عبادت تو خدا کی کی جاتی ہے۔ پوجا جاتا ہے۔ جب مانگتے ہیں تو عیسیٰ کے نام سے مانگتے ہیں۔ وہ خدا کے لئے ہاتھ اٹھانے کی بجائے یوں یوں کراس لگاتے ہیں۔ تو پھر یہی چیزیں عبادت ہیں اور کیا عبادت ہیں؟ ہر چیز جو مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ نے ہمیں دے دی۔ اب ان سے کہو کہ اب یہ بات چھوڑو اپنے نظریات اور باتیں بدلتے رہتے ہو اب تو ویٹیکن والوں نے بھی یہ اعلان کر دیا تھا کہ جو عیسیٰ نے آنا تھا وہ کوئی نہیں آنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب عیسائیوں میں بھی بہت سارے فرقے ہیں جن کے مختلف نظریات ہیں اور پھر بہت ساری بائبل کی ایسی آیتیں ہیں جن پر حضرت مسیح موعود نے اعتراض کیا اور حضرت مسیح موعود کی آمد کے بعد ان کو بائبل سے نکال دیا گیا تو یہ تو خود ایسی چیزیں ہیں جس سے شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں ان کو شک پڑتا رہتا ہے۔ اب جیسا کہ میں بتا رہا ہوں کہ ویٹیکن والوں نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے جو کہا تھا کہ میں نے دنیا میں آنا ہے۔ وہ دنیا میں نہیں آنا یہ لکھا ہوا آجکل انٹرنیٹ پر بھی Available ہے۔ تم بیٹھ کر پڑھ لو۔ جرمن میں بھی انگلش میں بھی ہر جگہ ویٹیکن والوں کے پادریوں کا یہ بیان ہے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کوئی اور کام سپرد کر دیا ہے جس کو کرنے کے لئے وہ کچھ اور کر رہے ہیں۔ دنیا کی اصلاح تو ہوتی نہیں کسی اور دنیا کی اصلاح کے لئے اب عیسیٰ کو بھیج دیا ہے۔ تو ان کی تو یہ باتیں ہیں۔ قرآن شریف جو کہتا ہے سچ کہتا ہے صحیح کہتا

ہے۔ جو یہ کہتے ہیں وہ بدلتے رہتے ہیں جس طرح کہ میں نے بتایا کہ بائبل کی بہت ساری ایسی آیتیں ہیں جب ان پر اعتراض کرو تو جو نئی نئی پرنٹ کرتے ہیں ان میں وہ بدلنے لگ جاتے ہیں اور پھر بائبل بھی ایک دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتی۔ مختلف قسم کے ورژن ہیں تو انہوں نے اللہ کے علاوہ اور معبود بنائے ہوئے ہیں اور ان کو شریک ٹھہرایا ہوا ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یہ جنت ہر ماں کے قدموں کے نیچے ہے یا صرف (مومن) ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا جنت ماں کے قدموں کے نیچے سے مراد یہ ہے کہ ماں اگر اچھی تربیت کرتی ہے اور بچہ نیک ہوتا ہے نیک کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو وہ بچہ نیک کاموں کی وجہ سے جنت میں جائے گا اور اگر کوئی بھی ماں ہو۔ وہ اگر اپنے بچے کی تربیت ایسے کردے کہ خدا کو پہچاننے والے ہوں اور اس تلاش میں ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں ان کو ہم مانیں۔ تو وہ جنت میں لے جانے والی ہے۔ اب حضرت موسیٰ نے بھی اپنے بعد آنے والے نبی کی خبریں دیں۔ حضرت عیسیٰ نے بھی خبر دی تو یہ سب جو پرانے نبی ہیں انہوں نے آنحضرت ﷺ کے آنے کی خبر دی۔ اگر وہ ان کو نہیں مانتے تو وہ مومن نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کہا ہے کہ جو عیسائی ہے یہودی ہے مجوسی ہے وہ بخشا جائے گا۔ یعنی وہ مومن ہو تو جنت میں جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وہ لوگ اپنی اس نیکی کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی بیعت میں آجائیں گے ان کو مان لیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ سے جزا پائیں گے۔ باقی جنت یا دوزخ کا فیصلہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ یہ انسانوں کا کام نہیں۔ اس سے مراد یہی ہے کہ ایک مومن عورت (-) اگر اپنے بچے کی نیک تربیت کرتی ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلنے والا بناتی ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بناتی ہے اور نیک کام کرنے والا بچہ ہے نیکیوں کو پھیلانے والا بچہ ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ باقی یہ کہنا کہ دوسری مائیں جو (مومن) نہیں ہیں وہ اپنے بچوں کی تربیت بھی کریں تو جنت میں نہیں جائیں گی۔ ایسا نہیں کہا جاسکتا کیونکہ بہت سارے اعلیٰ اخلاق ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا ہے کسی کو بھی کسی نیکی کے اوپر جنت میں بھیج سکتا ہے۔ دو آدمیوں کی بحث ہوگئی۔ ایک نے کہا کہ تم ایسے ایسے برے کام کرتے ہو تم جنت میں نہیں جاسکتے۔ میں دیکھو کتنے نیک کام کرتا ہوں میں عبادت کرتا ہوں اور میرا بڑا اونچا مقام ہے۔ خیر مرنے کے بعد دونوں اللہ کے حضور پیش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے کہا تم کون ہوتے ہو جنت یا دوزخ کا فیصلہ کرنے والے۔ میں ہوں جس نے جنت اور دوزخ میں ڈالنا ہے۔ جس کو تم کہتے ہو کہ تم جنت میں نہیں جاؤ گے تم دوزخ میں جاؤ گے۔ اس کو میں جنت میں بھیج رہا ہوں اور تم کو جو تکبر پیدا ہوگیا تھا کہ میں بڑا ہی عبادت گزار ہوں۔ نیک کام کرتا ہوں تمہیں دوزخ میں ڈالتا ہوں۔ یہ یہ فیصلے اللہ نے کرنے ہیں باقی اس سے مراد یہ ہے کہ اگر ماں اچھی نیک تربیت کرتی ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسی (مومن) ماں کے بچے جو ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں جانے والے ہوں گے ان نیک کاموں کی وجہ سے جو وہ اچھی تربیت کی وجہ سے کریں گے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جماعت کی طرف سے جو کیلنڈر ملتے ہیں ان پر آیات لکھی ہوتی ہیں یا خلفاء کی تصاویر بنی ہوتی ہیں۔ جب سال گزر جاتا ہے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کو اگر سٹور نہیں کرسکتے تو جلا دیا کرو یا Shred کر دیا کرو۔ یہاں شریڈر ملتے ہیں ان میں ڈال دو۔ ہر گھر میں تو شریڈر نہیں ہوتا اس لئے تم جلا دیا کرو۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کا جو نام ہے یہ کس نے رکھا ہے اور کیسے رکھا گیا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ نام حضرت مسیح موعود نے ہی رکھا ہے اور 1901ء میں جب مردم شماری ہوئی۔ یہاں جرمن میں مردم شماری کو Volkszahlung کہتے ہیں۔ مردم شماری حکومت کرتی ہے کہ ہماری آبادی ملک کی کتنی ہے۔ کتنے مرد ہیں، کتنی عورتیں ہیں، کتنے بچے ہیں۔ کس کس مذہب کے لوگ رہنے والے ہیں۔ ہر دس سال کے بعد کرتے ہیں۔ تو انڈیا میں 1901ء میں جو مردم شماری ہوئی تھی اس میں حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے افراد کو کہا کہ ہمیں دوسرے (-) سے ممتاز کرنے کے لئے علیحدہ رکھنے کے لئے یہ بتانے کے لئے کہ ہم احمدی ہیں۔ احمدی (مومن) ہیں جنہوں نے مسیح موعود کو مانا ہے تو تم اپنے ساتھ احمدی (مومن) لکھنا۔ اس مردم شماری کے جب فارم آئے تو اس میں احمدی (مومن) لکھنا تاکہ پتا لگ جائے کہ ہم احمدی ہیں اور ملک کو بھی پتا لگ جائے کہ ہماری کتنی تعداد ہے؟ اس لئے احمدی نام رکھا گیا اور اس وقت سے رکھا گیا۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ پرانے زمانے میں لوگوں کو پتہ کیسے چلتا تھا کہ میں ایک نبی ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا نئے زمانے میں کس طرح پتہ لگتا ہے؟ کسی ٹیلی ویژن پر اناؤنسمنٹ ہوتی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ جس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی اتباع میں آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی موعود تشریف لائے جن کو آنحضرت ﷺ نے نبی اللہ کا نام دیا اور وہ نبی تھے تو اس زمانے میں بھی کوئی ٹیلی ویژن یا ریڈیو یا کہیں اور اناؤنسمنٹیں تو نہیں ہوئیں۔ پریس اس وقت جاری ہوگئے تھے لیکن آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ میں نبی ہوں پھر آہستہ آہستہ دنیا کو پتا لگنا شروع ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تو پریس وغیرہ نہیں تھے۔ پھر اسی لئے آپ نے دنیا کے مختلف جو بادشاہ تھے ان کو تبلیغ کے خط لکھے کہ تمہاری مختلف مذاہب کے نبیوں کی پیشگوئیوں کے مطابق جو نبی آخری شریعت لے کے آنے والا تھا وہ آ گیا ہے اور وہ میں ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مختلف بادشاہوں کو خط لکھے۔ تو اس طرح ان بادشاہوں تک پیغام پہنچا۔ پھر جو مسلمان تھے صحابہؓ تھے وہ مختلف جگہوں پر گئے اور جب تبلیغ کی تو بتایا کہ نبی آ گیا ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جنگوں کے ذریعہ اسلام پھیل گیا۔ جنگوں سے نہیں پھیلا۔ اب چین کے ساتھ تو عربوں کی کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ لیکن چین میں بھی کروڑوں مسلمان ہیں۔ اس زمانے میں صحابہؓ وہاں گئے تھے جنہوں نے وہاں تبلیغ کی اور چینی مسلمان ہوگئے۔ اسی طرح دنیا کے مختلف جگہوں پر مسلمان ہوئے تو اس طرح تبلیغ کرکے یہ پیغام پہنچایا کہ جس نبی نے آنا تھا وہ آ گیا اور آنحضرت ﷺ ساری دنیا کے لئے نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ اعلان کردو کہ میں تمام دنیا کے انسانوں کے لئے نبی ہوں۔ اس لئے آپ نے ساری دنیا کو پیغام بھیجا اور آپ کا پیغام دنیا میں پہنچا۔ پہلے جو نبی آتے تھے وہ اپنے اپنے علاقوں کے لئے ہوتے تھے۔ تھوڑے تھوڑے علاقوں کے لئے ہوتے تھے۔ مثلاً کسی کی قوم ایک لاکھ ہے کسی کی دو لاکھ یا کسی کا تھوڑا سا علاقہ ہے۔ ان علاقوں میں وہ نبی تھے۔ ایک وقت میں دو نبی بھی ہوتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں حضرت ابراہیمؑ بھی نبی تھے۔ ساتھ دوسرا علاقہ تھا جہاں پیغام دینے والے حضرت لوطؑ کی قوم کے لئے پیغام لے کر پہنچے۔ حضرت لوط بھی نبی تھے۔ تو چھوٹے چھوٹے علاقوں میں تھے وہ اپنے علاقوں میں لوگوں کو بتایا کرتے تھے کہ ہم نبی ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ پیغام دے کر بھیجا ہے۔

ایک واقف نو طالب علم نے سوال کیا کہ پہلے تو جرمنی میں جامعہ نہیں تھا لندن میں تھا تو اب جرمنی میں بھی بن گیا ہے تو اب اگر کوئی لندن جامعہ میں جانا چاہے تو کیا وہ جاسکتا ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بڑی اچھی بات ہے تم آنا چاہو میں تمہیں بلالوں گا۔ اگر تم یہاں جرمنی سے لندن آکے جامعہ میں پڑھنا چاہتے ہو تو تمہیں اجازت ہے۔ بشرطیکہ ان کے پاس سیٹیں ہوں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ شرک کا معنی کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شرک کا معنی یہ ہے کہ شریک ٹھہرانا۔ اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو لے کے آنا۔ مثلاً اب تم یہ کہو کہ میں وہاں جاؤں گا اور فلاں شخص میری ضرورت پوری کرسکتا ہے جو مجھے پیسے دے سکتا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہو تو اس کا مطلب ہے تم نے شرک کیا۔ ہمیشہ کہو کہ فلاں جگہ جاؤں گا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اسے وصول کرلوں گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی کام کرنے سے پہلے تم انشاء اللہ کہا کرو۔ جب انشاء اللہ کہا کرو گے تو اس کا مطلب ہے کہ جو اللہ چاہے تو یہ کام اللہ تعالیٰ کردے گا۔ یہ کام ہوجائے گا۔ تو اس طرح تمہارے بچپن سے ہی تمہارے ذہن میں شرک کے خلاف بات آنی چاہئے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی تم نے اللہ تعالیٰ کو پہلے رکھنا ہے۔ انشاء اللہ کہو پھر کام کرو کہ انشاء اللہ میں یہ کام کرلوں گا۔ اللہ چاہے گا تو میں کام کرلوں گا کسی دوسرے میں طاقت نہیں ہے کہ وہ میرے کام کرسکے۔ پھر بعض لوگ جو بتوں کو پوجتے ہیں اور بت سامنے رکھے ہوتے ہیں ان سے جاکے مانگتے ہیں۔ وہ بھی شرک ہے۔ حالانکہ مانگنا صرف اللہ سے چاہئے۔ کسی کو اللہ کے مقابلے پر لاکر کھڑا کرنا یا اللہ کے برابر سمجھنا وہ شرک ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ میں نے تین شعر نظم کے سنانے تھے میں نے اپنی امی سے وعدہ کیا تھا کہ میں آکے سناؤں گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف دو شعر سنا دو۔ چنانچہ اس طفل نے حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی...... سے دو شعر سنائے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جو لوگ رمضان میں اعتکاف بیٹھتے ہیں۔ وہ کیوں بیٹھتے ہیں۔ ویسے تو دوسرے لوگ بھی قرآن پڑھتے ہیں اور مکمل کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اعتکاف بیٹھنا ضروری تو نہیں ہوتا۔ تمہاری مرضی ہے بیٹھو نہ بیٹھو۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کی یہ سنت تھی۔ آپ رمضان کے آخری دس دنوں میں مسجد نبوی میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور اعتکاف بیٹھنے والا پھر دس دن کے لئے دنیا سے اس لحاظ سے علیحدہ ہوجاتا ہے کہ گھر کاروبار کی کوئی فکر نہیں رہتی۔ اعتکاف اس لئے بیٹھتے ہیں تاکہ ان ایام میں صبح سے لے کے شام تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ دوسرے لوگ جو روزے رکھتے ہیں تو وہ ساتھ ساتھ اپنے کام بھی کرتے ہیں۔ روزہ رکھ کے دفتر بھی چلے جاتے ہیں۔ شام تک چار بجے تک دفتر رہتے ہیں۔ وقت ملے تو شام کو آکے آدھا رکوع ایک رکوع یا ایک سپارہ یا آدھا سپارہ تھوڑا سا قرآن شریف پڑھ لیتے ہیں۔ نمازیں کام کی وجہ سے مختصر کرکے پڑھتے ہیں۔ اعتکاف میں بیٹھنے والا جو نوافل کے وقت ہیں ان میں نفل بھی پڑھ سکتا ہے۔ ظہر سے پہلے تک اور ظہر کے بعد، پھر مغرب کے بعد، عشاء کے بعد نوافل پڑھ سکتے ہیں۔ پھر قرآن کریم پڑھ سکتا ہے۔ حدیث پڑھ سکتا ہے۔ دین کا علم بڑھا سکتا ہے۔ دعائیں کرسکتا ہے۔ مکمل چوبیس گھنٹے اس کے پاس ہیں۔ اس کی توجہ ان دس دنوں میں روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر رہتی ہے اور یہ ایک زائد کام ہے جو وہ کررہا ہوتا ہے اور وہ جو لوگ افورڈ کرسکتے ہیں وہ اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ (بیت) میں بیٹھنے کی گنجائش بھی ہو۔ پس یہ

سنت ہے آنحضرت ﷺ کی اور اس سنت کی پیروی میں لوگ بیٹھتے ہیں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جہاد سے کیا مراد ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک پہلی بات یہ بتا دوں کہ جہاد یا جنگ جب بھی مسلمانوں نے کی ہے تو مسلمانوں نے کبھی پہل نہیں کی۔ ہمیشہ ان پر حملہ ہوا یا ان کو تنگ کیا گیا تو مسلمانوں نے جواب دیا۔ ایک جہاد سے جنگ سے واپس آ رہے تھے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آ رہے ہیں اور بڑا جہاد یہ ہے کہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کرو۔ یعنی اپنے دل کی جو برائیاں ہیں ان کو دور کرو یہ بھی جہاد ہے۔ (دعوت الی اللہ) کرو یہ بھی جہاد ہے۔ قرآن کریم کے ذریعہ سے (دعوت الی اللہ) کرنا یہ بھی جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے قرآن کریم کے ذریعہ سے پیغام پہنچانا یہ بھی جہاد ہے۔ جہاد کوشش کرنے کو کہتے ہیں۔ کوئی بھی کوشش کسی کام کے کرنے کے لئے جو تم کرتے ہو۔ وہ جہاد ہے اور اگر تم اپنے نیک کام کرنے کے لئے کوشش کرتے ہو تو تم جہاد کر رہے ہو۔ تمہارے اندر کوئی برائیاں ہیں تو ان کو دور کرنے کے لئے تم کوشش کرو تو یہ تمہارا جہاد ہے۔ اگر تم (دعوت الی اللہ) کرتے ہو اور یہاں جرمنوں کو لٹریچر پمفلٹ تقسیم کرتے ہو تو یہ بھی جہاد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تم پوری توجہ سے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہو تو یہ بھی تمہارا علم بڑھانے کے لئے ایک جہاد ہے۔ صرف تلوار چلانا جہاد نہیں ہے۔ اس کو (-) نے غلط لے لیا ہے۔ یا (-) کی طرف منسوب کر دیا گیا اور ویسے آجکل کے عمل تو (-) کے یہی ہیں۔ اس لئے میں نے اس پر کافی سارے لیکچر دیئے ہوئے ہیں۔ تم ابھی اتنے بڑے ہو گئے ہو۔ سولہ سترہ سال کے ہو تو میرے لیکچر پڑھ لو تمہیں جہاد کی سمجھ آ جائے گی۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ جب اپنے آپ کو وقف کرنے کا وقت آتا ہے تو وقف کرتے ہوئے اپنی پسند کی فیلڈ میں جا سکتے ہیں؟ مثلاً اگر کسی نے پائلٹ بننا ہے تو کیا وہ بن سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ وقف نو ہو آپ نے پائلٹ بننا ہے تو آپ پہلے پوچھیں کہ میری بہت زیادہ خواہش پائلٹ بننے کی ہے۔ میں صرف پائلٹ ہی بن سکتا ہوں کچھ اور نہیں بن سکتا۔ تو پھر آپ کو جماعت بتا دے گی یا خلیفہ وقت بتا دے گا کہ آپ پائلٹ بن سکتے ہیں کہ نہیں بن سکتے۔ اگر آپ کو اجازت مل جائے تو بن جائیں۔ یا پھر یہ ہے کہ آپ اجازت لے کے یہ کہہ دیں کہ میں وقف نو سے باہر نکلنا چاہتا ہوں۔ میرے اماں ابا نے تو مجھے وقف کیا تھا۔ اگر جماعت کو ضرورت نہیں تو میری دلچسپی یہ ہے۔ مجھے اجازت دی جائے کہ میں یہ کام کر لوں۔ پھر کسی وقت کسی اور طریقے سے میں جماعت کی خدمت کر لوں گا۔ لیکن اس وقت وقف نو کی فہرست میں سے مجھے کاٹ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا وقف نو کے لئے میں نے ہدایت دی ہوئی ہے کہ جماعت کی طرف سے گائیڈنس اور کونسلنگ پوری مکمل ہونی چاہئے۔ جن کی ہمیں زیادہ ضرورت ہے وہ ڈاکٹرز ہیں ٹیچرز ہیں۔ ٹرانسلیشن کرنے والے ہیں۔ زبانوں کے ماہر ہیں۔ انجینئرز ہیں، آرکیٹیکٹ ہیں اور بعض شعبے ایسے ہیں بعض دفعہ وکیلوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ جو مختلف Skills ہیں اگر جو طلباء زیادہ نہ پڑھ سکیں تو دوسرے مختلف فیلڈز میں بھی ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ پوچھ لو یا کچھ وقت کے لئے بعض لوگ کہہ دیتے ہیں اچھا ہماری یہ دلچسپی ہے ہمیں کم ازکم دو سال، چار سال، چھ سال اجازت دیں کہ ہم وہ کام کر لیں۔ تو ان کو اجازت مل جاتی ہے۔ لیکن وقف اصل یہی ہے کہ وہ چیز کرو جس کی جماعت کو ضرورت ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ ہم کو یہ Facebook استعمال کرنے سے کیوں منع کر دیا گیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کوئی حرام نہیں قرار دیا گیا۔ بند اس لئے کیا ہے کہ اس میں بہت ساری برائیاں سامنے آ جاتی ہیں۔ تم لوگ ابھی بچے ہو چھوٹے ہو تم لوگوں کو پتا ہی نہیں لگتا کہ دوسرے لوگ تمہیں آہستہ آہستہ Trap کر لیتے ہیں۔ اب جب تک تمہارا علم پورا نہ ہو جب تک تمہاری سوچ Mature نہ ہو اس وقت تک تم استعمال نہ کرو۔ جماعت احمدیہ کی جو (ویب سائٹ) ہے۔ اس میں فیس بک بھی ہے۔ ہمارے پریس والوں نے ایک فیس بک بنائی ہوئی ہے۔ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ پرسنل فیس بک سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ تم لوگوں کو پورا علم نہیں ہے بعض دفعہ تم لوگ غلط ہاتھوں میں ٹریپ ہو جاتے ہو۔ اب دنیا میں بہت سارے فیس بک اکاؤنٹ ہیں۔ دنیا کو بھی Realize ہو رہا ہے ان کو اب سمجھ آ رہی ہے کہ فیس بک میں بعض دفعہ برائیاں زیادہ ہیں اس لئے امریکہ میں ہی گزشتہ دنوں میں قریباً کوئی چھ لاکھ اکاؤنٹس انہوں نے بند کر دیئے۔ یہ کہہ کے کہ ہمیں فیس بک نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر ان لوگوں کو سمجھ آ گئی ہے جو دنیا دار ہیں تو ہم دینداروں کو زیادہ جلدی سمجھ آنی چاہئے۔ ہاں اگر تمہیں (دعوت الی اللہ) کے لئے کرنا ہے تو (جماعتی ویب سائٹ) والی فیس بک استعمال کر لو۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقفین نو طلباء کو انعام عطا فرمائے جنہوں نے اپنی اپنی عمر کا نصاب وقف نو مکمل کر لیا اور اول دوم سوم آئے۔

قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ پاکستان

قرآن کریم اور رمضان المبارک

رمضان اور قرآن کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اس مہینہ میں تمام انصار بھائیوں کو قرآن کریم کا کم از کم ایک دور مکمل کرنا چاہئے۔ اسی طرح عہدیداران قرآن کلاسز اور ناظرہ و ترجمہ قرآن سکھانے کیلئے بھی اس ماہ سے فائدہ اٹھائیں۔ ذیل میں قرآن اور رمضان کے حوالے سے چند احکامات و ارشادات پیش خدمت ہیں:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے۔ (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے۔ اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔

(سورۃ البقرہ:186)

آنحضور ﷺ اور دورِ قرآن

حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان میں آنحضورؐ کو قرآن کا دور کرواتے تھے اور آپؐ کے آخری رمضان میں دو مرتبہ دور کروایا۔ اس سنت کو جاری رکھتے ہوئے ہمیں کم از کم رمضان میں ایک دورِ قرآن مکمل کرنا چاہئے۔

رمضان اور قرآن باعثِ شفاعت

آنحضورؐ نے فرمایا روزے اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزے کہیں گے اے میرے رب میں نے اس بندے کو دن کے وقت کھانے پینے اور خواہشات سے روکا، پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ میں نے اسے رات کو نیند سے روکے رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آنحضورؐ نے فرمایا ان دونوں یعنی روزے اور قرآن کی سفارش قبول کی جائے گی۔

(مسند احمد حدیث نمبر 6337)

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔ ’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں...اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہیں سکے گی۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 386)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’رمضان اور قرآن کی ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جبرائیلؑ ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا آنحضرتؐ کے ساتھ مل کر دہراتے تھے۔ اس لئے بھی ان دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ اس کا ادراک پیدا ہو اس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو معرفت حاصل ہو‘‘

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 441)

فیض قرآن حاصل کرنے کی دعا:

آنحضورؐ نے حضرت علیؓ کو قرآن کریم کے فیض سے حصہ پانے کے لئے ایک دعا سکھلائی اس کا ترجمہ یہ ہے۔

’’اے اللہ! اے رحمٰن! تیرے جلال اور تیرے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری آنکھوں کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر دے اور اسے میری زبان پر رواں کر دے اور میرے دل کو اس کے لئے وسعت دے اور میرے سینے کو اس کے ساتھ کھول دے اور اس کے ساتھ میرے بدن کو دھو دے۔ آمین

(ترمذی کتاب الدعوت حدیث نمبر 3493)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

غزل

خاکساری پسند ہے اس کو
خاک ہوتے تو کتنا اچھا تھا

سرفرازی تجھے نہ راس آئی
جھک کے رہتے تو کتنا اچھا تھا

بدگمانی نے تجھ کو دور کیا
اس سے بچتے تو کتنا اچھا تھا

نیک خُو، پارسا وفا سیرت
تم بھی ہوتے تو کتنا اچھا تھا

جس کو بھیجا ہے تیرے مولا نے
مان لیتے تو کتنا اچھا تھا

کبر و ضد میں سدا ہے رسوائی
تم نہ کرتے تو کتنا اچھا تھا

نام مومن تو رکھ لیا تم نے
ایسے بنتے تو کتنا اچھا تھا

خواجہ عبدالمومن

نماز جنازہ حاضر و غائب

۞ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جون 2014ء کو قبل نماز ظہر بیت الفضل لندن میں درج ذیل احباب کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ منظورہ بی بی صاحبہ

مکرمہ منظورہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم ربوہ حال برمنگھم مورخہ 18 جون 2014ء کو بعمر 71 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ بہت زیادہ دعا گو، نیک، مخلص اور صابر خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات جمعہ بہت التزام سے سنا کرتی تھیں۔ کثرت سے تلاوت کرتی تھیں۔ پہلے ربوہ میں اور پھر یوکے آنے کے بعد بھی جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوتی رہیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ نواب راشدہ مبارکہ بیگم صاحبہ

مکرمہ نواب راشدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید امین احمد صاحب مرحوم کراچی مورخہ 30 مئی 2014ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی پوتی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نواسی اور محترم نواب احمد خان صاحب اور محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سید عتیق احمد صاحب ترکی میں بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری برکت علی صاحب ربوہ مورخہ 4 مئی 2014ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک وقف بعد از ریٹائرمنٹ کے تحت 1983ء سے 1993ء تک مجلس کارپرداز میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پابند صوم وصلوٰۃ، محنتی، انتہائی صاف گو، راست باز اور اعلیٰ علمی ذوق کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ اپنی 40 سالہ گورنمنٹ سروس کا تمام عرصہ بہت ایمانداری اور نیک نامی سے گزارا۔ افسران بالا اور محکمہ کی طرف سے آپ کی حق تلفی اور زیادتی بھی ہوتی رہی لیکن یہ مخالفت بالآخر جماعت کی اشاعت پر منتج ہوئی۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ کئی احباب کو آپ کے اعلیٰ اخلاق اور دعوت الی اللہ کی وجہ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مرزا محمد اقبال صاحب

مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش قادیان ابن مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب مورخہ 11 جون 2014ء کو وفات پاگئے۔ آپ کے دادا حضرت مرزا رسول بیگ صاحب اور نانا حضرت مرزا نیاز بیگ صاحب حضرت مسیح موعود کے رفقاء تھے۔ مرحوم ابتدائی 313 درویشان میں سے تھے۔ احمدیہ شفاخانہ قادیان میں لمبا عرصہ Dentist کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی، بعدازاں مختلف دفاتر میں کارکن کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نیک، عبادت گزار، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ انتہائی بہادر، نڈر اور اچھے تیراک بھی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب

مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مورخہ 9 جون 2014ء کو پھیپھڑوں کے کینسر کی وجہ سے 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو 1966ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد دعا اور استخارہ کے ذریعہ ایک خواب کی بناء پر احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ قبول احمدیت کے بعد اپنے خاندان والوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر بڑے صبر واستقلال کے ساتھ ان مشکلات کا مقابلہ کیا اور اپنے عزیزوں کو دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کے ذریعہ ان کے کئی رشتہ داروں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اس وقت آپ ایک کالج میں فزکس کے لیکچرار تھے۔ 1971ء میں ہجرت کرکے قادیان آگئے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سائنس اور ریاضی کے استاد کی حیثیت سے خدمات بجالانے لگے۔ بعدازاں آپ سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالرحیم سلیم صاحب

مکرم عبدالرحیم سلیم صاحب ابن مکرم محمد عبدالرحمٰن صاحب کھوکھی ضلع بدین مورخہ 29 اپریل 2014ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کے دادا حضرت محمد حیات صاحب حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں شامل تھے۔ آپ کھوکھی جماعت میں 20 سال سے زائد عرصہ تک سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری اصلاح وارشاد اور ناظم انصاراللہ علاقہ وضلع بدین کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، انتہائی صابر وشاکر، بلند حوصلہ، غریب پرور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے، نافع الناس وجود تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ نیز ایک فعال داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ وزیر بیگم صاحبہ

مکرمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک فخر اقبال شبلی صاحب ساکن محمودہ ضلع راولپنڈی مورخہ 9 فروری 2014ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ نے 10 سال اپنے حلقہ میں صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ تنظیمی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندہ جات میں باقاعدہ اور مالی قربانی میں پیش پیش، غریبوں کی ہمدرد ایک مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور 1/7 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔

مکرم ملک سعادت احمد صاحب

مکرم ملک سعادت احمد صاحب ابن مکرم ملک مبارک احمد صاحب نواب شاہ مورخہ 24 اگست 2013ء کو 59 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری ضیافت، ناظم انصاراللہ ضلع نواب شاہ اور تاوقت وفات صدر حلقہ کی حیثیت سے جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ 1974ء میں اسیر راہ مولا ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ ہمیشہ جماعت اور خلافت سے گہرے طور پر وابستہ رہے اور اس کے وقار کا خیال رکھنے والے بہت دلیر، مہمان نواز نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرمہ سعیدالنساء صاحبہ

مکرمہ سعیدالنساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مرحوم شموگہ انڈیا مورخہ 3 مئی 2014ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کو 21 سال صدر لجنہ اماء اللہ شموگہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نیک، صوم صلوٰۃ کی پابند، انسانیت کی بےلوث خدمت کرنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆..................☆☆

اطلاعات و اعلانات

جلسہ یوم خلافت

۞ مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب سیکرٹری تصنیف واشاعت اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔ مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کا جلسہ یوم خلافت مورخہ 21 جون 2014ء کو بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم خالد سیف اللہ صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد اور محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے خلافت کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقاریر کیں۔ محترم ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر ضلع اسلام آباد نے اختتامی دعا کروائی۔ 200 انصار نے شرکت کی۔ اللہ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کی نواسی ثمرین بنت مکرم امجد وسیم صاحب نے بعمر 9 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ اس کو قرآن مجید اس کی والدہ مکرمہ رافعہ رعنا صاحبہ نے پڑھایا۔ اس کی تقریب آمین 10 اگست 2013ء کو ان کے گھر کراچی میں منعقد ہوئی۔ بچی کے والد نے اس سے قرآن مجید سنا اور دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کا قرآن مجید پڑھنا مبارک کرے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ محترم ناصر احمد بٹ صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے پوتے انس احمد بٹ ابن مکرم رشید الدین بٹ صاحب اور پوتی ربیعہ وہاب بنت مکرم عطاء الوہاب بٹ صاحب نے قرآن شریف کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ پوتی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ تسنیم وہاب صاحبہ کو جبکہ پوتے کو محترمہ مریم صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ تقریب آمین کے موقع پر بچوں سے قرآن پاک محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے سنا اور محترمہ فضیلت ظہیر صاحبہ نے دعا کروائی۔ دونوں بچے حضرت میاں اللہ دتہ صاحب نت کلاں ضلع گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313 کی نسل میں سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

گمشدہ بٹوہ

۞ مکرم جری اللہ صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم سلیم اللہ محمود صاحب دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا بٹوہ چند روز قبل فضل عمر ہسپتال میں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے مجھے پہنچا دیں یا فون نمبر 03321713200 پر رابطہ کریں۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

11 جولائی 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن 12 جنوری 1998ء
7:50 am	تلاوت قرآن کریم
8:40 am	سیمینار سیرت النبی ﷺ
9:45 am	Chef's Corner
10:30 am	رمضان المبارک فقہ کی روشنی میں
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:05 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	راہ ھدیٰ
2:15 pm	انڈونیشین سروس
3:25 pm	درس القرآن 13 جنوری 1998ء
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:20 pm	نور مصطفوی
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	ہمارا آقا۔ بچوں کا پروگرام
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 2014ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	ریئل ٹاک

12 جولائی 2014ء

12:20 am	تلاوت قرآن کریم
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 2014ء
3:15 am	راہ ھدیٰ
4:50 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	عالمی خبریں
6:15 am	درس القرآن
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 2014ء

8:35 am	تلاوت قرآن کریم
9:25 am	راہ ھدیٰ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:05 pm	الترتیل
12:35 pm	شان خاتم الانبیاء ﷺ
1:25 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:55 pm	سٹوری ٹائم
2:15 pm	رمضان المبارک، سوال ٹائم
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	درس القرآن 14 جنوری 1998ء
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:30 pm	الترتیل
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	رمضان المبارک۔ سوال ٹائم
9:00 pm	راہ ھدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	شان خاتم الانبیاء ﷺ
11:25 pm	Chef's Corner

تصحیح

❁ روزنامہ الفضل مورخہ 2 جولائی 2014ء کے صفحہ نمبر 4 پر موجود سوال نمبر 5 کا حوالہ غلط شائع ہوگیا ہے۔ اصل حوالہ حضرت مسیح موعود کی کتاب نزول المسیح ہے۔

احباب نوٹ فرمالیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم ساجد منور صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ زیب النساء صاحبہ زوجہ مکرم غلام فرید خان صاحب سکنہ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کچھ عرصہ سے گردوں کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ ایک گردہ کام کرنا چھوڑ گیا ہے اور دوسرا معمولی کام کر رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنا فضل فرماتے ہوئے ان کو اس تکلیف دہ بیماری سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر ایک ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم مجید احمد شاہد صاحب کارکن یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم ملک امیر بخش صاحب آف چک نمبر 99 شمالی سرگودھا حال فیکٹری ایریا احمد ربوہ جگر کی خرابی کی وجہ سے عرصہ تین ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ انتہائی کمزوری کی حالت ہے۔ چلنے سے معذور ہوگئے ہیں۔ کھانا پینا بھی چھوڑ دیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں سحر و افطار 3 جولائی

انتہائے سحر	3:27
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:12
وقت افطار	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 جولائی 2014ء

2:05 am	درس القرآن
5:20 am	درس القرآن
9:25 am	فقہی مسائل
1:45 pm	رمضان المبارک سوال و جواب
4:00 pm	درس القرآن
8:05 pm	رمضان المبارک سوال و جواب

ضرورت گن مین

ایک گن مین کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائیگی۔ معقول تنخواہ

اپنے صدر صاحب کی تصدیق سے درخواست دیں

رابطہ: 03217704270

رمضان آفر سیل سیل سیل

30 جولائی 2014ء تک

مردانہ سوٹ ~~700~~ 500 شرٹ پیس لان ~~250~~ 220 پرنٹ کلاسک

لان ~~850~~ 700 ۔ سٹار برکھا رشید کلاسک 3 پیس لان ~~1250~~ 950

سٹار گریس برکھا موہانی کرینکل ڈوپٹہ 4 پیس لان ~~1400~~ 1100

ورلڈ فیبرکس

ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

0476-213155

FR-10

اکسیر بواسیر

خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 047-6212434

خوشخبری رمضان المبارک میں سپیشل رعایت

کمال لیبارٹریز کی باکمال زود اثر سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی پر

رمضان المبارک میں سپیشل رعایت:۔

پوٹینسی سائز	6x-30	200	1000
30ml	35/-	40/-	45/-
120ml	80/-	90/-	100/-

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کے لئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمٰن کالونی ربوہ 047-6211399 0333-9797797

پرہیز علاج سے بہتر ہے

QMR Analyzer کے ذریعہ اپنے جسم کے اعضاء کے متعلق 36 رپورٹس حاصل کریں۔

نہ صرف موجودہ بلکہ آئندہ ممکنہ تکالیف کے متعلق آگاہی حاصل کریں

اوقات کار صبح 9:30 بجے تا 3:30 بجے رمضان المبارک

F.B ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ ربوہ

0300-7705078

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت

ربوہ کے مین بازار میں اقصیٰ روڈ ربوہ پر کپڑے کا چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت

رابطہ نمبر: 0300-7716468

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280

ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پلازہ بالمقابل گراؤنڈ اسٹیشن گلشن راوی وحدت روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388

ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528

ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے

حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم) چشمہ فیض

مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com